166212 ـ عقد نکاح میں وکیل بنانے میں کوئی حرج نہیں

سوال

ہمارے صحرائی معاشرے جنوبی مغرب میں عقد نکاح کے وقت دولہا حاضر نہیں ہوتا بلکہ دولہا کا ولی دلہن والوں کے ہاں جاتا ہے اور دولہا کی موجودگی کے بغیر ہی ایجاب و قبول کیا جاتا ہے؛ کیونکہ ہمارے ہاں عادت اور رواج ہے کہ خاوند اپنے سسر کے سامنے آنے سے شرماتا ہے.
سوال یہ ہے کہ کیا لڑکی کے ولی کا خاوند کے ساتھ موجود ہونا شرط ہے یا کہ نکاح صحیح ہونے کے لیے لڑکی کے ولی اور دولہا کے گھر والوں کے ساتھ ہی ایجاب و قبول کرنےسے نکاح ہو جائیگا ؟
اور کیا دولہا اور دلہن دونوں کا نکاح رجسٹرار اور نکاح خوان کے پاس جانا ضروری ہے تا کہ نکاح کی توثیق کی جا سکے ؟
جب میرے گھر والے لڑکی والوں کے پاس سے شادی کی موافقت کے بعد واپس گھر آئے تو میں اور لڑکی دونوں نے نکاح رجسٹرار کے پاس جا کر ولی کے بغیر نکاح فارم پر دستخط کیے، لیکن ہمارا وہاں جانا لڑکی کے ولی کے علم میں تھا، کیا یہ عقد نکاح صحیح ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عقد نکاح میں وکیل بنانا جائز ہے، لہذا اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں کو عقد نکاح میں اپنا وکیل بنائے یا پھر کسی علاقے اور ملك میں یہ عادت ہو کہ گھر والے اپنے بیٹے کی جانب سے نکاح میں وکیل بنتے ہوں، اور اس میں بیٹے کی رضامندی اور علم شامل ہو تو عقد نکاح صحیح ہے، چاہیے دولہا عقد نکاح کی مجلس میں شامل نہ بھی ہو.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عقد نکاح میں ایجاب و قبول کے لیے وکیل بنانا جائز ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیۃ اور ابو رافع کو اپنا نکاح قبول کرنے میں وکیل بنایا تھا.

اور اس لیے بھی کہ اس کی ضرورت بھی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کسی دوسرے اور دور کے علاقے میں شادی کی جائے جہاں کا سفر کرنا ممکن نہ ہو، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے جب شادی کی تو ام حبیبہ حبشہ میں تھیں " انتہی

دیکھیں: المغنی (5 / 53).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

اگر بیٹا راضی ہو تو کیا باپ اپنے بیٹے کی جانب سے عقد نکاح قبول کر سکتا ہے، اور اسی طرح لڑکی بھی اس پر راضی ہو، اور رضامندی پر دو گواہ بھی ہوں ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" اگر بالغ بیٹا اپنے باپ کو عقد نکاح میں وکیل بناتا ہے تو باپ کے لیے اپنے بیٹے کا براہ راست نکاح کرنا جائز ہے، جب اس میں نکاح کے ارکان اور شروط مکمل ہوں اور کوئی مانع نہ پایا جاتا ہو تو نکاح صحیح ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعلی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء.

الشيخ عبد العزيز بن عبد اللہ بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفی.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (18 / 176).

واللہ اعلم.